پہیہ: دل، سفر اور ضرورتوں کی کہانی

ڈاکٹر نسرین بلوچ

پہیہ انسان کی سب سے پرانی ایجادوں میں شمار ہوتا ہے، مگر اس کی اہمیت آج بھی کم نہیں ہوئی۔ یہ کبھی بوجھ اٹھانے کا ذریعہ بنا، کبھی کھیل کا، اور کبھی دل کی خواہش کا۔ ہر عمر میں پہیے سے جڑی یادیں مختلف ہوتی ہیں، لیکن ان سب کے پیچھے ایک ہی احساس چھپا ہوتا ہے: حرکت کا احساس۔

بچپن میں پہیہ سب سے بڑا کھلونا ہوتا ہے۔ کسی کو لکڑی کا پہیہ لکڑی کی چھڑی سے گھماتے دیکھنا، یا خود گھمانا، ایک الگ ہی خوشی دیتا ہے۔ اس عمر میں پہیہ صرف ایک گول چیز نہیں ہوتا بلکہ ایک ساتھی ہوتا ہے۔ بچہ اسے گھماتا ہے، اس کے پیچھے بھاگتا ہے، اور کبھی کبھی اس سے باتیں بھی کرتا ہے۔ اس وقت پہیہ کسی منزل تک پہنچنے کا ذریعہ نہیں ہوتا، بس خود ایک منزل ہوتا ہے۔

پھر وقت گزرتا ہے اور پہیہ ہماری ضرورتوں کا حصہ بن جاتا ہے۔ سائیکل پہلی بار کسی کو تحفے میں ملتی ہے تو وہ صرف سواری نہیں رہتی، وہ آزادی بن جاتی ہے۔ پہلی بار خود پیڈل مار کر گھر سے دور جانا، دوستوں کے ساتھ ریس لگانا، یا بغیر ہاتھ چھوڑے سیدھا چلانے کی کوشش کرنا، یہ سب یادیں عمر بھر ساتھ رہتی ہیں۔ کئی لوگوں کے لیے سائیکل پہلی ذمہ داری بھی ہوتی ہے، کیونکہ اسے صاف رکھنا، اس کی چین ٹھیک کروانا اور اس پر احتیاط سے چلنا سیکھنا پڑتا ہے۔

بڑے ہونے پر پہیہ کبھی موٹر سائیکل بن جاتا ہے، کبھی گاڑی، اور کبھی بس یا ٹرک۔ اس وقت پہیہ وقت بچانے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ دفتر، کالج، بازار، ہسپتال، ہر جگہ پہنچنے کے لیے پہیہ چاہیے۔ اس مرحلے پر پہیہ کم اور ضرورت زیادہ لگنے لگتا ہے۔ لوگ اس پر سفر کرتے ہوئے اکثر موسم، ٹریفک اور تھکن کی شکایت بھی کرتے ہیں، لیکن اس کے بغیر زندگی مشکل ہو جاتی ہے۔

کچھ لوگوں کے لیے پہیہ آج بھی شوق ہے۔ وہ صبح سویرے سائیکل لے کر نکلتے ہیں، لمبے راستے طے کرتے ہیں، اور تھکن کو سکون سمجھتے ہیں۔ ان کے لیے پہیہ کسی منزل کا نام نہیں، بلکہ ایک عادت ہے۔ یہ عادت انہیں فٹ بھی رکھتی ہے اور ذہنی طور پر پرسکون بھی۔ ایسے لوگ اکثر کہتے ہیں کہ جب وہ پیڈل چلاتے ہیں تو دنیا کی رفتار خود بخود کم ہو جاتی ہے۔

پہیے کی ایک اور شکل ریڑھی ہے، جو ہمارے شہروں کی پہچان بن چکی ہے۔ ریڑھی پر پھل، سبزی، کپڑے، کھلونے اور کبھی کبھی پورا گھر بھی لادا جاتا ہے۔ یہ پہیہ محنت کی علامت ہے۔ ریڑھی کھینچنے والا شخص صبح سے شام تک اسی پہیے کے ساتھ جڑا رہتا ہے۔ اس کے لیے پہیہ آرام نہیں دیتا، بلکہ روزی کماتا ہے۔ اکثر لوگ ریڑھی والے سے مول تول کرتے ہوئے یہ بھول جاتے ہیں کہ اس پہیے کے پیچھے ایک پوری زندگی چل رہی ہے۔

وہیل چیئر پہیے کی سب سے حساس شکل ہے۔ یہ ان لوگوں کے لیے آزادی کا دوسرا نام ہے جو چل نہیں سکتے۔ وہیل چیئر پر بیٹھا شخص پہیوں کے ذریعے ہی اپنی دنیا سے جڑا رہتا ہے۔ اس کے لیے ہر سیڑھی، ہر گڑھا اور ہر ٹوٹی ہوئی سڑک ایک رکاوٹ ہے۔ اسی لیے وہیل چیئر پہیہ صرف سہولت نہیں، ضرورت ہے۔ جب ہم کسی وہیل چیئر والے کو راستہ دیتے ہیں یا مدد کرتے ہیں، تو ہم دراصل پہیے کی اصل روح کو سمجھتے ہیں۔

آج کے دور میں پہیہ ایک نئی شکل میں ہمارے سامنے ہے۔ ہوائی جہاز کے نیچے لگے ہوئے پہیے، ٹرالی بیگ، اسکیٹنگ بورڈ، اور یہاں تک کہ موبائل فون کی اسکرین پر گھومتا ہوا لوڈنگ آئیکن بھی پہیے ہی کی یاد دلاتا ہے۔ یعنی پہیہ ہر جگہ موجود ہے، بس ہم اسے ہمیشہ پہیہ کہہ کر نہیں پکارتے۔

پہیہ ہمیں سکھاتا ہے کہ ہر سفر سیدھا نہیں ہوتا، مگر ہر موڑ کے بعد کوئی نہ کوئی منزل ضرور آتی ہے۔ کبھی پہیہ ہمیں گرنا سکھاتا ہے، کبھی سنبھلنا، اور کبھی آگے بڑھنا۔ شاید اسی لیے یہ ایجاد اتنی پرانی ہو کر بھی اتنی نئی لگتی ہے۔ ہم سب کی زندگی میں پہیے کی کوئی نہ کوئی یاد ضرور موجود ہے، اور شاید یہی اس کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

ہمارے دل، ہمارے کام اور ہماری ضرورتوں کے لیے ایک ہی سواری

ہیرو ایکسٹریم 125R: ایک بائیک جو ہر روز ساتھ دیتی ہے

ہیرو ایکسٹریم 125R کو ایسے نوجوانوں کے لیے بنایا گیا ہے جو ایک ہی بائیک سے روزمرہ کام، لمبے سفر اور تھوڑی بہت تفریح، تینوں کی توقع رکھتے ہیں۔ اس کا انجن 124.7 سی سی ہے اور یہ تقریباً 10.7 کلو واٹ طاقت اور 11 این ایم ٹارک پیدا کرتا ہے۔ یہ اعداد کاغذ پر متوسط لگتے ہیں، مگر سڑک پر اس کا فائدہ یہ ہے کہ انجن کم رفتار پر بھی سست نہیں پڑتا، اس لیے شہر کے اندر بار بار گیئر بدلنے کی ضرورت کم محسوس ہوتی ہے۔

اس بائیک کا سب سے نمایاں پہلو اس کا ایندھن کا نظام ہے۔ اس میں 10 لیٹر کا ٹینک دیا گیا ہے، جو عام استعمال میں کافی سے زیادہ ثابت ہوتا ہے۔ کمپنی کے مطابق بائیک 66 کلومیٹر فی لیٹر تک کا ایندھن مؤثر دیتی ہے، اور اگر ٹینک مکمل بھرا ہو تو اندازاً 660 کلومیٹر تک سفر ممکن ہے۔ یہ فرق روزانہ آنے جانے والے طلبہ اور دفتر جانے والوں کے لیے بہت معنی رکھتا ہے، کیونکہ بار بار پٹرول پمپ ڈھونڈنے کی پریشانی کم ہو جاتی ہے۔

ڈیزائن کی بات کریں تو 125R کا انداز جدید اور قدرے جارحانہ ہے۔ ایل ای ڈی ہیڈ لائٹ، ٹیل لائٹ اور ٹرن انڈیکیٹرز اسے رات کے وقت بھی نمایاں بناتے ہیں۔ ڈیجیٹل کنسول میں اسپیڈ، ایندھن، ٹرپ میٹر اور گیئر پوزیشن کی معلومات ایک ہی جگہ مل جاتی ہیں، جو روزمرہ استعمال میں کافی آسان ہے۔ بیٹھنے کی نشست کو لمبے سفر کے لحاظ سے بہتر بنایا گیا ہے، اور پیچھے بیٹھنے والے کے لیے بھی جگہ مناسب رکھی گئی ہے۔

سواری کے لحاظ سے یہ بائیک شہر کی سڑکوں پر خاصی پُراعتماد محسوس ہوتی ہے۔ اس کا وزن 124 کلو کے قریب ہے، جو اسے نہ تو بہت ہلکا بناتا ہے اور نہ ہی بھاری۔ یہ توازن موڑ کاٹتے وقت اور ٹریفک میں رکنے چلنے کے دوران محسوس ہوتا ہے۔ سسپنشن اور بریک سیٹ اپ بھی اسی سوچ کا عکاس ہے، یعنی نہ بہت نرم اور نہ بہت سخت، بلکہ درمیانی راستہ اختیار کیا گیا ہے۔

قیمت کے لحاظ سے 125R اس وقت تقریباً 1 لاکھ 30 ہزار روپے کے آس پاس دستیاب ہے، جو اس کے فیچرز اور برانڈ کے لحاظ سے مناسب سمجھی جا رہی ہے۔ کمپنی کی جانب سے 3 سال کی وارنٹی اور سروس نیٹ ورک کی سہولت بھی دی جا رہی ہے، جو خریدار کے لیے اطمینان کا باعث ہے۔ مجموعی طور پر یہ بائیک ان لوگوں کے لیے موزوں ہے جو ایندھن کی بچت، آرام اور اعتماد، تینوں کو ایک ساتھ چاہتے ہیں۔

ہیرو ایکسٹریم 125R: ایک بائیک جو ہر روز ساتھ دیتی ہے